

مرا خلیفہ ہے اس بزم کائنات میں تو
جو میں نے تجھ کو بنایا ہے بندہ مومن
بصدق پیروی میرا روانِ حجاز
بیان کو اپنے بنا کے جہاں میں رُوحِ بیاں
اذاں کو اپنی بنا مظہر اذاںِ بلالؓ
بعدل و شوکتِ فاروق و عثمانِ غنیؓ
بزور بازوئے حیدر اٹھا کے تیغِ جہاد
بِحسنِ صلحِ حسنِ اختلاف و شر کو مٹا
فضائے دشت و جبل جس سرگونج اٹھتی تھی
نہ سست ہو راہِ الفت کی آزمائش سے
نہ کرسی نہ بہت کو وقف گنگا گمن
جہادِ صدق و بلاغِ مبینِ حق کے لیے
نہ اس جہانِ اس ارض و سما سے ہو بزار
تری زمیں مری تقدیس سے ہو پاکستان
جہانِ نو کی طلب ہو تو سعیِ بازو سے

مرے اصولِ خلافت کو حکمراں کر دے
تو اپنی قوتِ ایماں کو تو عیاں کر دے
چار سمت رواں اپنا کارواں کر دے
زباں کو اپنی حقیقت کا ترجمان کر دے
فغاں کو سینہٴ صدیقؐ کی فغاں کر دے
جہاں میں آپ کو شایانِ عز و شان کر دے
جہاں میں جو ہر اسلام کو عیاں کر دے
فدائے حق بمثالِ حسینؑ جہاں کر دے
بلند پھرو ہی تکبیر وہ اذاں کر دے
بجوشِ آپ کو شایاں امتحاں کر دے
سپرد اس کو بہ دریاؤں بیکراں کر دے
تو دقتِ خامہ تیغ و دل زباں کر دے
مٹا کے اس کا ہر آزار سے جہاں کر دے
پھر اس کو جلوہ گہ بزمِ قدسیاں کر دے
اسی جہاں کو بدل کر نیا جہاں کر دے

عبور بحرِ حقیقتِ افق نہیں دشوار
دلِ نظر کے سینے کو تو رواں کر دے

وہ یادگار سپرد دل جہاں کر دے
 نذول کو صرفہ تعمیر یک جہاں کر دے
 مری تلاش اگر ہے تو آپ گم ہو جا
 نوازیگی مرے پائے ناز کی ٹھوکر
 ہمائے ہمتِ عالی کو دے کے تابِ عروج
 مدد ستارہ و پروین کو تو نشانہ بنا
 اک آہِ گرم کی ہفت آسماں کو پھونک بھٹیال
 زیں بھی تیرے لیے آسماں بھی تیرے لیے
 متاعِ دہرے کچھ سوداگر اٹھانا ہے
 جو تو تیں مری جانب ہی بہنیاں تجھیں
 نہ خوفِ صرصرِ صیاد و برقِ لادل میں
 جہاں میں نفس کی اغراض کا غلام نہ بن
 مالِ نفس پرستی ہے شورِ شہسپہم
 زیں کی سستی فطرت ہے رازِ فطرت کا
 نہ صرف اصولِ سیاست پہ ہو تری تنظیم
 حریصِ دولت و جاہ و نمود و عیش نہ بن
 فیضِ عدل و مساواتِ ربط و ہمدردی
 سکوں روحِ یہی ہو سرورِ دل بھی یہی
 مرے اصولِ مقدس نہیں ترا دستور
 بائیں شریعتِ نظامِ وحدت سے
 تو اپنی ذات میں کر میری خوبیاں پیدا
 جو اس حیاتِ دوروزہ کو جاوداں کر دے
 ہزار ایسی ہی آباد بستیاں کر دے
 جو دیکھنا ہے مجھے خود کو بے نشان کر دے
 سہنیاں زکوٰۃ قربانِ آستاں کر دے
 حریفِ لذتِ پروازِ لامکاں کر دے
 اٹھ اور چاک گریباں کیمکشاں کر دے
 فطر سے دو حجاباتِ درمیاں کر دے
 تو اپنا سیکہ حسنِ غسلِ رواں کر دے
 تو دل سے دور یہ اندیشہ زباں کر دے
 بروئے کار انہیں لاکے تو عیاں کر دے
 نظر کو حرزِ گلستان و آشیاں کر دے
 یہ بند توڑ کے آزاد کل جہاں کر دے
 اسے بہ ترکِ ہوسِ خوگر آماں کر دے
 ثبات سے اُسے ہمنگ آسماں کر دے
 بہر طریقِ مکمل یہ داستاں کر دے
 راینِ خدمتِ مخلوقِ مالِ جاں کر دے
 تمام خلق کو ہزنگِ ہمعناں کر دے
 کہ سب کو اپنی محبت سے شاداں کر دے
 تو اپنے آپ کو قرآنِ کارِ رازداں کر دے
 جہاں کو یک لیک جان بیک زبان کر دے
 پھر ان کی دور جہاں کی برائیاں کر دے

مرا خلیفہ ہے اس بزم کائنات میں تو
 جو میں نے تجھ کو بنایا ہے بندہ مومن
 بصدقِ پیروی میرا کاروانِ حجاز
 بیاں کو اپنے بنا کے جہاں میں ریح بیاں
 اذان کو اپنی بنا مظہر اذانِ بلالؓ
 بعدل و شوکتِ فاروق و عثمانِ غنیؓ
 بزورِ بازوئے حیدر اٹھا کے تیغِ جہاد
 بجنسِ صلحِ حسنِ اختلاف و نشر کو مٹا
 فضائے دشت و جبل جس سے گونج اٹھتی تھی
 نہ سست ہو راہِ الفت کی آزمائش سے
 نہ کتر سینہ ہمت کو وقف گنگائے حمن
 جہادِ صدق و بلاغِ مبینِ حق کے لیے
 نہ اس جہانِ خ اس ارضِ سما سے ہو بزار
 تری زمیں مری تقدیس سے ہو پاکستان
 جہانِ نو کی طلب ہے تو سعیِ بازو سے

عبورِ بحرِ حقیقتِ اُفق نہیں دشوار

دلِ نظر کے سفینے کو توراں کرنے